Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

A Critical and Methodological Analysis of al-Kāmil by Ibn ʿAdī and al-Ḍuʿafāʾ by al-ʿUqaylī in the Science of al-Jarḥ wa al-Taʿdīl

علمِ جرح وتعدیل میں الکامل لابن عدی اور الضعفاء للعقیلی کا تحقیقی و منہجی تجزیہ

Authors Details

1. Rubina Kausar (Corresponding Author)
Ph.D. Research Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore. Pakistan, Lecturer of Islamic Studies, University of Lahore. Pakistan. rubina. rubina.kausar@ucm.uol.edu.pk

2. Javaria Iftikhar
Ph.D. Research Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore. Pakistan, Lecturer of Islamic Studies, University of Lahore. Pakistan.

Citation

Kausar, Rubina and Javaria Iftikhar " *A Critical and Methodological Analysis of al-Kāmil by Ibn ʿAdī and al-Ḍuʿafāʾ by al-ʿUqaylī in the Science of al-Jarḥ wa al-Taʿdīl* "Al-Marjān Research Journal, 3,no.2, April-June (2025): 29−44.

Submission Timeline

Received: Feb 16, 2025
Revised: Feb 28, 2025
Accepted: Mar 16, 2025
Published Online: April 06, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

A Critical and Methodological Analysis of al-Kāmil by Ibn ʿAdī and al-Ḍuʿafāʾ by al-ʿUqaylī in the Science of al-Jarḥ wa al-Taʿdīl

علمِ جرح وتعدیل میں الکامل لابن عدی اور الضعفاء للعقیلی کا تحقیقی ومنہجی تجزیہ

روبینہ کوثر ☆ جویریہ افتخار ☆

Abstract

This study presents a critical and methodological analysis of two foundational sources in the Islamic science of *al-Jarḥ wa al-Taʿdīl* (the evaluation of ḥadīth transmitters): *al-Kāmil fī al-Ḍuʿafāʾ al-Rijāl* by al-Ḥāfiẓ Ibn ʿAdī al-Jurjānī and *al-Ḍuʿafāʾ* by al-ʿUqaylī. The research begins by introducing the life and scholarly background of Ibn ʿAdī, who was born in 277 AH (890 CE) in Jurjān and became a distinguished ḥadīth expert. Renowned for his extensive travels and collection of ḥadīth, Ibn ʿAdī compiled a detailed biographical encyclopedia assessing the reliability of transmitters, reflecting his scholarly rigor. His work, *al-Kāmil*, is a cornerstone in the field of biographical evaluation (*ʿilm al-rijāl*), where he documents and critiques transmitters who were considered weak or controversial. Similarly, al-ʿUqaylī's *al-Ḍuʿafāʾ* is an influential source in which he assesses weak narrators through careful textual analysis and comparative critique.This research evaluates both authors' methodologies in selecting, analyzing, and classifying narrators, and highlights their respective contributions to the development of the discipline. It underscores the precision, critical insight, and scholarly independence with which these early scholars approached the authentication of ḥadīth. Moreover, the study explores the historical context, structure, and scholarly reception of each book, offering a comprehensive understanding of their lasting impact on ḥadīth sciences.

Keywords: Ibn ʿAdī, al-ʿUqaylī, al-Jarḥ wa al-Taʿdīl, ḥadīth criticism, weak narrators.

تعارف موضوع

علم جرح وتعدیل، حدیث کی صحت کی تصدیق اور راویوں کی اَحوال کا جائزہ لینے کا ایک اہم شعبہ ہے۔ اس علم کے ذریعے ہم حدیث کی روایت کرنے والے راویوں کے کردار، ان کی سچائی اور ان کی صداقت کا معائنہ کرتے ہیں تاکہ یہ تعین کیا جاسکے کہ وہ حدیث میں قابل اعتماد ہیں یا نہیں۔ جرح وتعدیل کا فن، محدثین نے وقت کے ساتھ ترقی دی، اور اس میں اہم کتابیں تصنیف کی گئیں جنہوں نے اس علم کو استحکام دیا۔ ان میں سے دو اہم کتب الکامل فی الضعفاء لابن عدی اور الضعفاء للعقیلی ہیں۔ ابن عدی نے اپنی کتاب میں ضعیف راویوں کا تفصیل سے تذکرہ کیا ہے، جبکہ العقیلی نے اسی موضوع پر ایک الگ انداز اپنایا۔ دونوں کتابوں میں راویوں کی ثقاہت اور جرح پر گہرائی سے روشنی ڈالی گئی ہے، مگر ہر ایک کا

☆ پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان؛ لیکچرار، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، پاکستان۔

☆ پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان؛ لیکچرار، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور، پاکستان۔

منہج اور طریقہ کار مختلف ہے۔ یہ تحقیق اس بات کا جائزہ لے گی کہ ابن عدی اور العقیلی نے جرح و تعدیل کے حوالے سے کس طرح کی تفصیلات فراہم کیں اور ان کے کام کا علمی و تحقیقی اہمیت کیا ہے۔

مصنف کا تعارف

الکامل فی الضعفا الرجال لابن عدی کے نام سے جرح و تعدیل پر لکھی گئی کتاب ہے جس کے مؤلف عبد اللہ بن عدی بن عبد اللہ بن محمد بن مبارک بن القطان الجرجانی، بعض نے عدی والد کا نام اور بعض نے دادا کا نام لکھا ہے۔ حافظ ابن عدی کی ولادت 277ھ ذی القعدہ کے ہفتہ کو بمطابق 890ء جرجان میں ہوئی۔ کنیت ابو احمد، اور وطن "جرجان" اسی کی طرف نسبت سے جرجانی کہلاتے ہیں اور صرف تیرہ سال کی عمر میں علم کی تلاش شروع کر دی جبکہ علمائے حدیث میں مشہور ابن عدی اور اپنے علاقے میں ابن قطان کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ طلب حدیث کے لیے اسکندریہ اور سمرقند کے سفر کیے۔(1)

اپنے سفر میں، اس نے بڑی تعداد میں شہروں اور ممالک کا دورہ کیا، جن میں: خراسان، بخارا، نیشاپور، بصرہ، بغداد، کوفہ، تکریت، انطاکیہ، حلب، حمص، دمشق، طائر اور صیدا شامل ہیں۔ اشقلون، یروشلم، ایکڑ، ڈیمیٹا، اسکندریہ، مکہ، مدینہ، اور دیگر۔(2)

> "اس خط میں ابن عدی کا تعارف ہوا، اس لیے اس میں ان کا نام، نسب، پیدائش اور پرورش کا ذکر کیا گیا، اور اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ ان کا خاندان ایک علمی گھرانہ تھا، جس سے احادیث میں علماء نکلے، جن میں: ابن عدی کے دادا، ان کی والدہ کے دادا، ان کے بیٹے، ابن عدی کے دادا، اور اس کے دو بیٹے، ابن عدی کے ماموں - اور ابن عدی کے والد: عدی بن عبد اللہ، اور ابن عدی کے بچے - عدی، منصور اور ابو زرع - اور اس کا پوتا، اور اس کا بھائی۔"(3)

الکامل فی ضعیف الرجال اہل السنۃ والجماعۃ کی الجرح والتعدیل اور علم الرجال کی اہم ترین کتابوں میں سے ایک ہے۔ - حافظ ابو احمد بن عدی الجرجانی، ابن ابن عدی کے نام سے مشہور ہیں، ہر راوی کا ترجمہ کرتے ہوئے، محدثین نے جن باتوں کی مذمت کی ہے، یا جن کو وہ عجیب یا قابل مذمت سمجھتے ہیں۔ حدیث کو نقل کرنے والے راویوں کو پرکھنے کے فن کو "جرح و تعدیل" کہا جاتا ہے۔ گویا کہ راویانِ حدیث کے حالات ان کے رہن سہن، ان کا نام نسب، اساتذہ و تلامذہ، عدالت و صداقت اور ان کے درجات کا پتہ چلانے کے علم کو "علم جرح و تعدیل" اور "علم اسماء رجال" کہتے ہیں علم اسماء رجال میں راویانِ حدیث کے عام حالات پر گفتگو کی جاتی ہے اور علم جرح و تعدیل میں رواۃِ حدیث کی عدالت و ثقاہت اور ان کے مراتب پر بحث کی جاتی ہے یہ دونوں علم ایک دوسرے کے لیے لازم ملزوم ہیں۔

جرح سے مراد روایانِ حدیث کے وہ عیوب بیان کرنا جن کی وجہ سے ان کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے اور ان کی روایت کردہ حدیث رد کر جاتی ہے **اور تعدیل سے مراد** روائ حدیث کے عادل ہونے کے بارے میں بتلانا اور حکم لگانا کہ وہ عادل یا ضابط ہے اس موضوع پر ائمہ حدیث اور اصولِ حدیث کے ماہرین نے کئی کتب تصنیف کی ہیں۔

---

(1)Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad ibn ‘Uthmān ibn Qā’im, *Siyar A‘lām al-Nubalā’* (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmīyah, 1404 AH), 16: 154.
(2)Ibn ‘Asākir, Abū al-Qāsim ‘Alī ibn al-Ḥasan ibn Haybat Allāh, *Tārīkh Dimashq* (Damascus: Dār al-Fikr, 31: 7).
(3)https://www.alukah.net/library/0/52132/%D8%A7%D8%A8%D9%86-%D8%B9%D8%AF%D9%8A-

کتاب الکامل فی الضعفا الرجال کا تعارف

الکامل لابن عدی جرح وتعدیل کی بنیادی کتب میں سے شمار کی جاتی ہے۔ویسے بھی چونکہ ابن عدی کا شمار آئمہ معتدلین میں سے ہوتا ہے اس لیے ان کی اس کاوش کی بہت اہمیت ہے۔یہ دو کتابوں کی تکمیل ہے ایک میزان الاعتدال فی نقد الرجال علامہ ذھبی اور دوسری لسان المیزان ابن حجر العسقلانی ان کی جرح وتعدیل پر تصانیف ہیں۔کتب جرح میں سب سے زیادہ جامع اور کامل کتاب ہے جس پر اعتماد کیا جاتا ہے۔یہ مجموعہ 9 جلدوں میں ایک شاندار ایڈیشن میں پیش کیا گیا ہے،اس کی جانچ پڑتال اور تشریح کی گئی ہے، حروف تہجی کے لحاظ سے راویوں کی فہرست دی گئی ہے کہ وہ کن سے روایت کرتے ہیں اور ان کے بارے میں ائمہ کے الفاظ کا حوالہ دیتے ہیں۔

ابن عدی کی اہم تالیفات

حافظ ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ علمِ جرح وتعدیل میں ایک ممتاز اور اولین درجے کے محقق شمار کیے جاتے ہیں۔ان کی علمی خدمات بالخصوص رواۃِ حدیث کے احوال و مراتب کی تعیین میں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ان کی چند نمایاں اور معروف تصانیف درج ذیل ہیں:

1. الكامل في معرفة الضعفاء والمتروكين من الرواة

یہ ابن عدی کی سب سے جامع اور شہرت یافتہ تصنیف ہے، جو 18 جلدوں پر مشتمل ہے۔اس کتاب میں انہوں نے ضعیف اور متروک رواۃ کا مفصل تذکرہ کیا ہے اور جرح وتعدیل کے اصولوں کی روشنی میں ان کا تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔یہ کتاب علمِ رجال کی بنیادی اور مستند ماخذ میں شمار ہوتی ہے۔

2. الانتصار (مختصر المزني)

فقہ شافعی کے مباحث پر مشتمل یہ کتاب "مختصر المزنی" کے نام سے معروف ہے۔اس میں فقہی آراء کی وضاحت اور دلائل کی ترتیب دی گئی ہے۔

3. علل الحديث

یہ کتاب آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے، جس میں مختلف احادیث کے اسناد و متون میں پائے جانے والے علل اور نقائص کا تفصیلی بیان ہے۔اس تصنیف سے ان کی اصول حدیث پر گہری نگاہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

4. أسامي من روى عنهم البخاري

اس کتاب میں انہوں نے ان راویوں کے اسماء کا معجم ترتیب دیا ہے جن سے امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔یہ کتاب رجالِ بخاری کے حوالے سے ایک اہم مرجع ہے۔

5. أسماء الصحابه

اس مختصر مگر اہم تصنیف میں صحابۂ کرامؓ کے اسماء وحالات کا اجمالی تعارف پیش کیا گیا ہے۔

حافظ ابن عدیؒ نے 88 برس کی عمر میں 365 ہجری بمطابق 976 عیسوی کو جرجان میں وفات پائی۔ ان کی علمی و تحقیقی خدمات آج بھی اہلِ علم کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

ابن عدی کی الکامل کے مصادر و مراجع اور ان کا منہجی تجزیہ

مکمل طور پر ابن عدی نے ان کے مختلف طبقوں کے ائمہ الجرح اور التعدیل کے اقوال سے استفادہ کیا اور ابن عدی کے وسائل کتاب میں ان کے نقطہ نظر کا حصہ ہیں کیونکہ وہ ابن عدی کے طریقہ کار اور شواہد کو ظاہر کرتے ہیں۔ مردوں کا فیصلہ کرنا. ان وسائل میں سے وہ بھی تھا جو اس کے مصنف نے کسی کتاب میں جمع کیا تھا، یا اس سے زبانی طور پر منتقل کیا تھا یہاں تک کہ وہ الجرح اور التعدیل کی کتابوں میں آ گیا۔ ابن ابن عدی صرف ان وسائل کے حامل نہیں تھے بلکہ بعض اوقات انہوں نے ان میں سے بعض پر تنقید کی اور وضاحت کی جس کی وضاحت کی ضرورت تھی۔[4]

وہ ذرائع جن سے ایک سے زیادہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ امام بخاری کی عظیم تاریخ کی کتاب ابن عدی کی کتاب الکامل میں سے ایک ماخذ ہے۔

اپنے علم کی حد کے مطابق ابن عدی نے خطبہ کتاب میں فرمایا:

> "اور میں اپنی اس کتاب میں ہر اس شخص کا ذکر کروں گا جن کا ذکر ایک قسم کی کمزوری کے ساتھ کیا گیا تھا، اور جو ان سے متفق نہیں تھے۔ چنانچہ بعض نے اس پر تنقید کی اور بعض نے اسے مناسب سمجھا، اور غالباً ان میں سے ایک کا قول یہ ہے کہ وہ کسی طرفداری کے بغیر علمی رپورٹر ہے، اس لیے شاید جس کا معاملہ برا یا اچھا ہو وہ اس کے خلاف تعصب کرتا ہے، یا اس کی طرف جھکتا ہے، اور ہر ایک کے لیے ذکر کرتا ہے۔ آدمی نے جو کچھ بیان کیا وہ اس کے لیے ضعیف ہے، یا اس کی روایت سے منسلک ہے، اور اس کا نام ضعف ہے کیونکہ لوگوں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ اس کے قریب ترین ہوتا ہے۔"[5]

الکامل لابن عدی میں نقل کردہ اہم ائمۂ جرح وتعدیل اور ان کے اقوال کا منہجی استعمال

یحییٰ بن معین: ابن عدی نے راویوں پر تنقید کرنے میں امام یحییٰ بن معین کے الفاظ سے استفادہ کیا، بلکہ وہ بنیادی وسیلہ تھے جس پر وہ انحصار کرتے تھے۔ ابن ابن عدی اکثر ایک ہی معنی میں ایک ترجمہ میں کسی ابن کے ایک سے زیادہ متن کا ذکر کرتے ہیں۔ ان سے حاصل کردہ تحریروں کی تعداد 1838 ہے۔

البخاری: ابن ابن عدی نے امام بخاری کے ان الفاظ سے استفادہ کیا جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں: (التاریخ الکبیر)، (التاریخ الصغیر) اور (الضعفا الصغیر). یہ کتب اہمیت کے اعتبار سے دوسرا وسیلہ تھیں اور ان سے نقل شدہ نصوص کی تعداد 1154 تک پہنچ گئی۔

---

(4) Ibn ʻAdī, Abū ʻAbd Allāh Muhammad ibn ʻUmar. *Kitāb al-Kāmil fī al-Ḍuʻafāʼ al-Rijāl* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʻIlmīyah, 1404 AH), 1: 123.
(5) Hassan, Sohail. *Ilm-e-Jarḥ o Tadeel* (Islamabad: Idārah Tḥiqīq o Tadrīs, 2025), 1: 123.

احمد بن حنبل: ابن ابن عدی نے اپنی کتاب میں امام احمد کے بعض الفاظ نقل کیے ہیں اور لیکن ان کی کسی کتاب کا نام نہیں بتایا۔ یہ اقتباسات تقریباً 500 عبارتوں کے تھے۔

النسائی: میں نے ان سے جو نصوص لیے ہیں ان کی تعداد تقریباً 482 ہے۔ ابن عدی نے اس میں نسائی کی کتابوں میں سے کسی ایک کا نام نہیں بتایا، البتہ زیادہ تر نصوص ان کی کتاب (ضعیف اور المتروکین) میں موجود ہیں۔

الجزجانی: الجزجانی کو الجرح اور التعدیل میں انتہاپسندوں میں سے ایک کے طور پر جانا جاتا تھا،[6] لیکن اس نے ابن عدی کو اس کے الفاظ سے استفادہ کرنے سے نہیں روکا، خاص طور پر الجزجانی کے الفاظ سے۔ غیر کوفی راوی اور ابن عدی نے الجزجانی سے جو نصوص نقل کی ہیں ان کی تعداد تقریباً 248 ہے۔ نصوص میں راویوں کے زخموں کا ذکر کیا گیا ہے، جس میں انہوں نے بدعت کا الزام لگایا ہے، اور ان کی احادیث کا ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید القطان: ابن عدی نے امام یحییٰ القطان کی طرف سے جو نصوص نقل کی ہیں ان کی تعداد تقریباً 220 تھی، جن میں راوی کا نام، اس کا نسب، اس کا لقب اور اس کی بعض قابل مذمت احادیث شامل ہیں۔

عمرو بن علی الفلاس: ان سے نقل شدہ نصوص کی تعداد تقریباً 200 تھی۔ میں نے راویوں کی گفتگو کو زخم اور تعدیل کے لحاظ سے بیان کیا اور ان کے القاب، نسب، ان کی وفات کے سال، ان کے بعض شیخوں اور شاگردوں اور ان کے عقائد کا ذکر کیا۔

ذرائع جن سے اس نے منتقلی میں ثالثی کی۔

الکامل لابن عدی میں متقدمین ائمۂ حدیث سے استفادہ: اہم حوالہ جات کا تجزیاتی جائزہ

شعبہ بن الحجاج: ان سے نقل شدہ نصوص کی تعداد تقریباً 110 تک پہنچ گئی۔

سفیان بن عیینہ: ان سے منقول نصوص کی تعداد تقریباً 54 تک پہنچ گئی۔

علی بن المدینی: ان سے نقل شدہ نصوص کی تعداد تقریباً 49 تک پہنچ گئی۔

عبد اللہ بن المبارک: ان سے نقل شدہ نصوص کی تعداد تقریباً 46 تک پہنچ گئی۔

محمد بن المثنیٰ: ان سے نقل شدہ نصوص کی تعداد تقریباً 43 تک پہنچ گئی۔

سفیان الثوری: ان سے منقول تحریروں کی تعداد تقریباً 33 تک پہنچ گئی۔

عبد الرحمٰن بن مہدی: ان سے نقل شدہ نصوص کی تعداد تقریباً 32 تھی۔

مالک بن انس: ان سے منقول نصوص کی تعداد تقریباً 29 تک پہنچ گئی۔[7]

---

(6) Zuhayr ʿUthmān ʿAlī Nūr, *Ibn ʿAdī aur Is Kā Ṭarīqah Kār Kitāb al-Kāmil fī al-Ḍuʿafāʾ al-Rijāl* (Lahore: Idārah Tḥiqīq o Tadrīs, 2025), 2: 5.

(7) Zuhayr ʿUthmān ʿAlī Nūr, *Ibn ʿAdī aur Is Kā Ṭarīqah Kār Kitāb al-Kāmil fī al-Ḍuʿafāʾ al-Rijāl*, 2: 6.

الکامل لابن عدی میں کم حوالہ دیے گئے مراجع کا تجزیاتی مطالعہ

اہم ترین ائمہ جن سے ان کا حوالہ دیا گیا تھا۔:

شافعی: ان سے نقل کردہ نصوص کی تعداد تقریباً 19 ہے۔

وکیع بن الجراح: ان سے نقل کردہ نصوص کی تعداد تقریباً 18 نصوص تک پہنچ گئی۔

ایوب السختیانی: ان سے نقل کیے گئے نصوص کی تعداد تقریباً 15 تک پہنچ گئی۔

ابو نعیم الفضل بن دکین: ان سے نقل شدہ نصوص کی تعداد تقریباً 13 تک پہنچ گئی۔

ابو علی الموصلی: ان سے نقل کردہ نصوص کی تعداد تقریباً 10 تک پہنچ گئی۔

یزید بن ہارون: ان سے نقل کردہ نصوص کی تعداد تقریباً 9 تک پہنچ گئی۔

الاماش: ان سے نقل کردہ نصوص کی تعداد تقریباً 8 تک پہنچ گئی۔

ابو داؤد السجستانی: ان سے نقل شدہ نصوص کی تعداد تقریباً 8 تک پہنچ گئی۔ [8]

الکامل فی ضعفاء الرجال کے تنقیدی و تحلیلی اصول

1. **عمومی منہج کا خلاصہ**

* امام ابن عدیؒ نے **جرح وتعدیل کے اصولوں** کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسے تمام رواۃ کا احاطہ کیا جن پر کسی بھی درجہ کی جرح موجود ہو، چاہے وہ حقیقتاً ضعیف نہ ہوں۔
* راویوں کے حوالے سے **علماء کے اختلافات کو بھی درج** کیا اور ان میں سے راجح موقف کو اختیار کیا۔
* صرف ائمہ کے اقوال پر انحصار کرنے کی بجائے، **روایات کا تتبع و استقصاء** کیا تاکہ ہر راوی کی حدیثی کمزوریوں کو خود بھی واضح کیا جا سکے۔
* یہ استقصاء **"الکامل" کی امتیازی خصوصیت** ہے جو اسے دیگر کتابوں سے ممتاز کرتی ہے۔ [9]

2. **کتاب "الکامل" کا تعارفی خاکہ**

* کتاب کا خلاصہ **ابن المقریزی حنفی** نے مرتب کیا، جس کی تحقیق **ایمن بن عارف الدمشقی** نے کی۔
* یہ خلاصہ **دار الجیل بیروت** سے شائع ہوا۔
* کل رواۃ کی تعداد: **۲۲۰۶**
* کتاب میں ہر راوی پر **باسند جرح** ذکر کی گئی ہے۔
* بعض راویوں کی **ضعیف روایات، اساتذہ اور شاگردوں** کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ [10]

(8)Ibn Ḥibbān, Muḥammad ibn Ḥibbān, Ibn Aḥmad ibn Ḥibbān, Ibn Maʿādh ibn Maʿbād, al-Tamīmī, Abū Ḥātim, al-Dārimī, al-Bustī. *Al-Majmaʿ al-Aʿlām* (Hyderabad, Dakkān: ʿUthmānī Ansaʾiklopīdyā, 1404 AH), 8: 81.

(9) Ibn ʿAdī, Ibn ʿAdī aur us kā ṭarīqa kār Kitāb al-Kāmil fī al-Ḍuʿafāʾ al-Rijāl (Damishq: Dār al-Kutub al-ʿIlmīya, 2019), 2: 5.

3. ایمن بن عارف الدمشقی کے مقدمہ سے اہم نکات

* ہر وہ راوی جس پر ادنیٰ سی بھی جرح ہو، خواہ وہ **بخاری و مسلم** کا راوی کیوں نہ ہو، اس کا ذکر کیا گیا ہے۔
* صرف **ایک خاتون راویہ (بھیۃ)** کا ذکر کیا، دیگر خواتین کا نہیں۔
* متقدمین کے اقوال کو ذکر کرنے میں **کچھ ائمہ کو کم جگہ دی** جیسے کہ ابن معین، ابو حاتم، ابوزرعہ رازی وغیرہ۔(11)

4. ثقہ راویوں کا ذکر (دفاعی حکمت عملی)

بعض **ثقات راوی** جیسے **ثابت البنانی، عبد اللہ بن وہب، ابو الزناد** کو بھی ذکر کیا گیا ہے، غالباً ان پر وارد جرحات کا دفاع کرنے کی نیت سے۔

5. راویوں کی اقسام

ابن عدی نے اپنی کتاب میں **سات اقسام** کے راویوں کا تذکرہ کیا:

* من گھڑت (وضاع)
* ترک شدہ
* شدید ضعیف
* ضعیف
* مجہول
* ضعیف اور ثقہ کے درمیان
* ثقہ (دفاع کی غرض سے)

6. حدیثی منہج

* ضعفِ حدیث کے ذکر میں **بہت احتیاط** سے کام لیا۔
* مختلف **طرقِ حدیث کو جمع** کیا، **ناسخ و منسوخ** کا لحاظ رکھا۔
* ان کی کتاب کے مصادر کی تعداد **۲۲۳** تک پہنچتی ہے۔

7. تقابلی جائزہ

* "الکامل" کا تقابل دیگر سات کتابوں سے کیا گیا ہے جو ضعیف رواۃ پر لکھی گئیں تھیں، نتیجتاً "الکامل" کو **سب سے جامع** قرار دیا گیا۔
* ابن عدی نے جرح کے لیے **مفرد اور مرکب دونوں الفاظ** استعمال کیے اور **جمہور سے بعض اوقات اختلاف** بھی کیا۔

8. اعتدال پسندی اور نقد میں انصاف

* تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ امام ابن عدی **معتدل ناقدین** میں شمار ہوتے ہیں۔
* امام ذہبی نے "الکامل" کو **بنیادی مراجع** میں سے قرار دیا اور اپنی "میزان الاعتدال" کی بنیاد بھی اسی پر رکھی۔

(10) Al-Dhahabī, *Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 16: 155.
(11) Al-Dhahabī, *Siyar Aʿlām al-Nubalāʾ*, 16: 155-156.

9. شیوخ و تلامذہ کا تذکرہ

* ابن عدی نے بہت سے **شیوخ سے علم حاصل کیا** جن کی تعداد ۸۱,۰۰۰ تک بیان کی گئی ہے۔
* ان سے علم لینے والے **طلباء کی تعداد** ۴۸ کے قریب نقل کی گئی ہے۔

10. طبقات، اسناد اور اصول حدیث کی جامعیت

کتاب میں **طبقات الرجال، اصولِ حدیث، اسماء الرجال** اور **جرح و تعدیل کے قواعد** کو مفصل طور پر جمع کیا گیا ہے، جو اسے **تحقیقی دستاویز** بناتا ہے۔[12]

امام ابن عدی کی "الکامل" نہ صرف فنِ جرح و تعدیل میں ایک منفرد اور جامع کاوش ہے بلکہ اس کی اعتدال پسندی، استقصاء حدیث، اور دفاعی انداز تحقیق نے اس کتاب کو **فن حدیث کا قیمتی سرمایہ** بنا دیا ہے۔ امام ذہبی جیسے ناقد نے بھی اس کی تحسین کرتے ہوئے اسے میزان الاعتدال جیسی کتاب کے لیے **نقشِ اول** قرار دیا۔

کتاب میں علماء کی دلچسپی اور اس کے لیے ان کی تعریف

الکامل کی کتاب کو ماضی اور حال کے علماء نے پسند کیا، یہاں تک کہ انہوں نے اس کی تعریف کی اور اس کی تعریف کی۔ "کیا تمہارے پاس ابن عدی کی کتاب نہیں ہے؟" حمزہ نے کہا: ہاں۔ دار قطنی نے کہا: کافی ہے، اس میں اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔"[13]

ابو علی الخلیلی نے ابن عدی کے ترجمے میں کہا: "اس کی ضعیفوں میں ایک درجہ بندی ہے، جو ان کی طرح کسی نے نہیں کی۔"[14]

ابن تیمیہ نے کہا: "وہ اپنے فن میں ان کی طرح درجہ بند نہیں تھے۔"[15]

الذہبی نے کہا: "اس کے پاس کمزوروں کو جاننے کی ایک مکمل کتاب ہے، بہت اچھی۔" اور فرمایا: یہ سب سے مکمل اور اہم ترین کتاب ہے۔[16]

السبکی نے کہا: "اور اس کی مکمل کتاب معنی کے لحاظ سے اس کے نام کے مطابق تھی، اور اس کے الفاظ اس کے مواد کے مطابق تھے۔[17]

اور ابن کثیر نے کہا: "یہ اس جیسی کسی چیز سے پہلے نہیں تھا، اور یہ اس کی شکل سے منسلک نہیں تھا۔"[18]

سخاوی نے کہا: "اور الرجال میں ان کی تالیف ان کے لیے المنتہاِفی الجرح ہے۔"[19]

---

(12) Zuhayr ʿUthmān ʿAlī Nūr, *Ibn ʿAdī aur Is Kā Ṭarīqah Kār Kitāb al-Kāmil fī al-Ḍuʿafāʾ al-Rijāl*, 2: 7.

(13) Al-Samhūdī, Abū al-Qāsim Ḥamzah ibn Yūsuf ibn Ibrāhīm al-Sahmī al-Qurashī al-Jarjānī, *Tārīkh al-Jarjān* (ʿĀlam al-Kutub: ed. 1, 2025), 1: 266.

(14)Al-Khalīlī, Abū ʿAlī Khālīl ibn ʿAbd Allāh ibn Aḥmad ibn Ibrāhīm ibn al-Khalīl al-Qazwīnī, *ʿIlm Ḥadīth Ke ʿIlm Mein Rahnumāʾī* (al-Rushd Library: ed. 2, 2025), 2: 794.

(15) Ibn Taymiyyah, Taqī al-Dīn Abū al-ʿAbbās Aḥmad ibn ʿAbd al-Ḥalīm al-Ḥarrānī, *Ibn Taymiyyah Ke Kul Fatwāy* (King Fahd Complex: ed. 1, 2025), 1: 271.

(16)Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad ibn ʿUthmān ibn Qāʾim, *Mardōn Kī Tanqīd Mein Iʿtidāl kā Tawāzun* (Dār al-Maʿrifah: ed. 1, 2025).

(17) Al-Subkī, Taj al-Dīn ʿAbd al-Wahhāb ibn Taqī al-Dīn, *Ṭabaqāt al-Kubrā Shāfiʿī* (Dār Ḥajar: ed. 3, 2025), 3: 315.

(18) Ibn Kathīr, Abū al-Fidāʾ Ismāʿīl ibn ʿUmar ibn Kathīr, *Ibtidāʾā aur Intihāʾ* (Dimashq: al-Qurashī al-Baṣrī al-Dimashqī, 2025), 1: 2722.

حاجی خلیفہ نے کہا: "وہ الجرح اور التعدیل کی کتابوں میں سب سے مکمل ہے، اور ائمہ کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔"[20]

الکطانی نے کہا: "وہ الجرح کی کتابوں میں سب سے زیادہ مکمل ہے، اور اسے ان پر بھروسہ کرنا چاہیے۔"[21]

الکامل کی کتاب کو اہل علم کی طرف سے بڑی توجہ اور دلچسپی حاصل ہوئی، اور اس میں ان کی دلچسپی کے مظاہر میں سے: اس کا مخفف، اس کے ضمیمے اور اس کی احادیث کا مجموعہ اور ترتیب۔ اس سلسلے میں کتابوں میں سے درجہ بندی کی گئی۔

" الکامل " اور ان سے پہلے والی اور ان کے زمانے میں لکھی گئی سات ضعیف کتابوں کے درمیان تقابل سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ان سے زیادہ جامع ہیں۔ جیسا کہ اس نے اس میں ملاقات کی جو دوسروں میں مختلف تھی۔ الکامل فی ضعفاء الرجال حدیث میں کم راویوں کے قدیم ترین اور اہم ترین مجموعوں میں سے ایک ہے۔ اس مجموعہ کی تعریف عظیم **محدث دار قطنی** نے کی جنہوں نے اسے کافی سمجھا، ابن کثیر اس کتاب کی اہمیت کو حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ بے مثال کام تھا۔[22]

علماء نے ماضی اور جدید دور دونوں میں 'الکامل' کی قدر و منزلت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا ہے، اور اس کی حفاظت و نگہداشت کے مظاہر میں سے ایک اس کا اختصار کرنا بھی ہے۔

کتاب "الضعفاء" کا تعارف و منہج

کتاب کا تعارف

کتاب "الضعفاء" اور "الضعفاء الکبیر" جرح و تعدیل پر لکھی گئی اہم تصنیف ہے جس کے مؤلف امام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ العقیلی ہیں۔ العقیلی کو محدث الحرمین کے لقب سے بھی جانا جاتا ہے، اور ان کا تعلق اہل حجاز سے تھا۔ ان کی یہ کتاب جرح و تعدیل کے اصولوں کی بنیاد پر ضعیف راویوں کی شناخت میں اہمیت رکھتی ہے۔ کتاب "الضعفاء" کو دار الکتب العلمیہ نے 1404ھ میں بیروت سے 4 جلدوں میں شائع کیا۔

مؤلف کا تعارف

امام العقیلی کا پورا نام محمد بن عمرو بن موسیٰ بن محمد بن حماد ہے، اور ان کی کنیت ابو جعفر تھی، جس کے لیے وہ مشہور ہیں۔ وہ اہل مکہ میں سے تھے اور انہیں مکی، حجازی، اور العقیلی بھی کہا جاتا ہے۔ امام العقیلی کا شمار ان محدثین میں ہوتا ہے جو حفظ اور علم حدیث میں شہرت رکھتے تھے اور حرمین میں مقیم تھے۔ امام ذہبی، ابو الحسن القطان، اور مسلمہ بن قاسم نے ان کی علم حدیث میں امامت اور رسوخ کا اعتراف کیا ہے۔

---

(19)Al-Sakhāwī, Shams al-Dīn Abū al-Khayr Muḥammad ibn ʿAbd al-Raḥmān ibn Muḥammad ibn Abī Bakr ibn ʿUthmān ibn Muḥammad, *Sarzanash Ke Aʿlān Ke Liye* (al-Risālah Idārah: ed. 1, 2025), 1: 290.

(20)Ḥājī Khalīfah, Muṣṭafā ibn ʿAbd Allāh, *Kitābōn Aur Funōn Ke Nāmoñ Ke Bāre Mein Shukūk Aur Shubhāt Kā Inkašāf* (al-Muthannā Library: ed. 2, 2025), 2: 1382.

(21) Al-Qaṭānī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Abī al-Fā'id Ja'far ibn Idrīs al-Ḥasanī al-Ādrīsī, *Muʿazzaz Sunnat Ki Mashhūr Kutub Bayān Ka Intihāʾī Paighām* (Dār al-Bashar al-Islāmīyah: ed. 1, 2025).

(22)https://www.alukah.net/library/0/52132/%D8%A7%D8%A8%D9%86

امام العقیلی کی علمی حیثیت

امام العقیلی کا شمار جرح وتعدیل کے ائمہ میں ہوتا ہے اور ان کی کتاب "الضعفاء" ضعیف راویوں کی شناخت میں اہمیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب محدثین کے لیے ایک قیمتی حوالہ ہے، جو راویوں کی حالت کا تعین کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ امام ذہبی نے اپنی کتاب "میزان الاعتدال" میں العقیلی کی "الضعفاء" کا ذکر کیا ہے اور اس کی علمی اہمیت کا اعتراف کیا ہے۔

کتاب کا منہج

امام العقیلی کی کتاب "الضعفاء" میں راویوں کی جرح وتعدیل کے اصولوں پر تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ کتاب میں وہ ہر اس راوی کا ذکر کرتے ہیں جس کے بارے میں کوئی کلام پایا جاتا ہے، چاہے وہ کلام ضعیف ہونے کی وجہ سے ہو یا اس کی عدلت میں کمی کی وجہ سے۔ اس کتاب کا منہج جرح و تعدیل میں شدت کا حامل ہے، جہاں ہر قسم کے ضعیف راویوں کا ذکر کیا جاتا ہے اور ان کے بارے میں مختلف محدثین کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں۔

کتاب کی اہمیت

کتاب "الضعفاء" جرح وتعدیل کے علم میں ایک اہم ذخیرہ ہے اور یہ ضعیف راویوں کی شناخت کے لیے ایک معتبر ماخذ کے طور پر جانی جاتی ہے۔ اس کتاب میں امام العقیلی نے جرح وتعدیل کے اصولوں کا اتباع کرتے ہوئے راویوں کی حقیقت کو سامنے رکھا ہے، اور مختلف علماء کی آراء کا حوالہ دیا ہے۔[23]

امام العقیلی کی کتاب "الضعفاء" جرح و تعدیل کے علم میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں ضعیف راویوں کی شناخت کے حوالے سے اہم اصول وضع کیے گئے ہیں، اور یہ کتاب محدثین کے لیے ایک قیمتی ماخذ ثابت ہوتی ہے جس میں راویوں کے بارے میں مختلف اقوال اور ان کی حقیقت کی تفصیل دی گئی ہے۔

امام عقیلی کا منہج جرح وتعدیل

1. عقیلی کی شدت اور تجریح کا طریقہ

امام ابو جعفر العقیلی کو جرح وتعدیل کے حوالے سے متشدد سمجھا جاتا ہے۔ وہ اپنی کتاب "الضعفاء" میں ہر اس راوی کا ذکر کرتے ہیں جس کے بارے میں کسی قسم کا کلام پایا جاتا ہے، بغیر اس فرق کے کہ یہ کلام راوی کے ضبط میں کمی کی وجہ سے ہے یا اس کی عدلت میں کمزوری کی وجہ سے۔ عقیلی نے بعض حفاظ حدیث کو بھی ضعیف قرار دیا ہے، خاص طور پر ان راویوں کو جو فتنہ خلق قرآن کی حمایت کرتے ہیں یا جنہیں بدعتی سمجھا جاتا ہے۔

2. شدت کی بنیاد پر اقوال کی قبولیت

ان امور کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ جہاں عقیلی نے جرح میں شدت اختیار کی ہو، وہاں ان کے اقوال کو بغیر کسی تاکید یا دوسروں کے اقوال سے تقابل کیے بغیر قبول نہ کیا جائے۔ عقیلی کا منہج جرح وتعدیل میں اپنی نوعیت کی شدت رکھنے کی وجہ سے، محققین کو اس کے اقوال کو احتیاط کے ساتھ اور مختلف آراء کے تناظر میں دیکھنا ضروری ہے۔

---

(23) Ismāʿīl ibn Muḥammad Amīn ibn Mīr Salīm al-Bābānī al-Baghdādī, *Hadiyat al-ʿĀrifīn Asmāʾ al-Muʾallifīn wa-Āthār al-Muṣannifīn* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 2025), 1: 2722.

3. کتاب کا آغاز اور محقق کا تعارف

کتاب کا آغاز محقق اور مصنف کے تعارف سے ہوتا ہے۔ اس میں راویوں کے نام حروف تہجی کی ترتیب سے درج ہیں، جس سے کتاب کی تفصیل اور منظمیت ظاہر ہوتی ہے۔ اس کتاب میں مجموعی طور پر 2101 عنوانات شامل ہیں، جو اس کے وسیع دائرہ کار اور محقق کی گہری تحقیق کو ظاہر کرتے ہیں۔

4. محقق کے تعارف میں کمزوریاں اور مسائل

محقق کے تعارف میں مصنف کی مختصر سوانح حیات پیش کی گئی ہے۔ اس میں کمزوریوں کے موضوع پر بھی گفتگو کی گئی ہے، اور راویوں کی حیثیت اور ان سے متعلق مباحث جیسے حدیث لینا ضروری ہے یا نہیں، جھوٹ، زنا وغیرہ کے موضوعات پر بھی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ تفصیلات مصنف کے جرح و تعدیل کے منہج کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں اور ان کی تحقیقات کی نوعیت کو بھی واضح کرتی ہیں۔[24]

امام عقیلی کا منہج جرح و تعدیل میں اپنی شدت کی وجہ سے اہمیت رکھتا ہے۔ تاہم، اس کے ساتھ ہی اس میں موجود بعض کمزوریاں اور شدتیں محققین کے لیے ایک چیلنج کی صورت میں آتی ہیں۔ اس کے باوجود، "الضعفاء" ایک اہم دستاویز ہے جو راویوں کی جرح و تعدیل کی تفصیلات فراہم کرتی ہے اور حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کا فیصلہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

راویوں کی ترتیب کا منہج: "الضعفاء" میں ابو جعفر العقیلی کا طریقہ

کتاب "الضعفاء" میں ابو جعفر العقیلی نے راویوں کی ترتیب کے لیے ایک منظم طریقہ اپنایا ہے جس کی بنیاد حروف تہجی پر ہے۔ عقیلی نے راویوں کے ناموں کی ترتیب میں چند اہم اصولوں کو مد نظر رکھا ہے:

1. **حروف تہجی کی ترتیب**: عقیلی نے راویوں کے ناموں کی ترتیب صرف پہلے حرف کی بنیاد پر کی ہے۔ مثلاً، "ابی بن عباس بن سہل بن سعد"، "اسامہ بن زید لیثی"، اور "اسامہ بن زید بن اسلم" کے نام اس ترتیب سے درج کیے گئے ہیں۔
2. **مشہور اور متواتر ناموں کی ترتیب**: جب راوی کا نام بہت مشہور اور متواتر ہو، جیسے "محمد" یا "عبد اللہ"، تو اس صورت میں حروف تہجی کی ترتیب راوی کے نام اور اس کے والد کے نام دونوں میں دیکھی جاتی ہے۔ یہ عمل شناخت کو مزید وضاحت بخشتا ہے۔
3. **ایک ہی نام کے مختلف راوی**: اگر ایک ہی نام والے مختلف راویوں کا ذکر ہو، جیسے "اشث بن عبد اللہ العمی"، "اشث بن سعید"، اور "اشث بن سوار"، تو ان سب کو "اشث" کے تحت درج کیا گیا ہے تاکہ ان کی شناخت میں کوئی ابہام نہ ہو۔

([24]) Al-ʿAqīlī, Abū Jaʿfar Muḥammad ibn ʿAmr ibn Mūsā. *al-Ḍuʿafāʾ* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, 1404 AH), 1:123.

4. **عرفی اور نسبی ناموں کی ترتیب :** عقیلی نے عرفی ناموں اور نسبی ناموں کو ایک الگ باب میں جمع کرنے کے بجائے ہر راوی کو اس کے اصل نام کے تحت ترتیب دیا ہے۔ اس سے راویوں کی شناخت میں سادگی پیدا ہوتی ہے اور ان کے حالات کو زیادہ واضح طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔[25]

یہ ترتیب نہ صرف راویوں کی شناخت کو آسان بناتی ہے بلکہ اس سے محققین کو راویوں کی جرح وتعدیل کے حوالے سے معلومات تک رسائی میں بھی سہولت ملتی ہے۔ عقیلی کا یہ منہج "الضعفاء" کی اہمیت کو بڑھاتا ہے اور اس کی علمی قدر و قیمت کو اجاگر کرتا ہے۔

راویوں کی شناخت اور عقیلی کا منہج

1. کتاب "الضعفاء" میں عقیلی کا منہج

کتاب "الضعفاء" میں ابو جعفر العقیلی نے راویوں کی شناخت اور ان کی جرح وتعدیل کے حوالے سے اہم اصول وضع کیے ہیں جو اس فن میں ان کی مہارت اور گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں۔ عقیلی نے اس کتاب میں سنی رہنماؤں جیسے یحیٰی بن معین، احمد بن حنبل، بخاری، ابن قطان اور علی بن مدینی کے اقوال نقل کیے ہیں (بعض اوقات اس کی سند کے ذکر کے ساتھ)، تاکہ راویوں کے بارے میں ان کے نظریات اور آراء کو واضح کیا جا سکے۔

2. راوی کی شناخت کا طریقہ

راوی کی شناخت اور اس کی نوعیت جیسے نام و نسب، اساتذہ، طلباء وغیرہ کو جاننے کے بعد، عقیلی نے عام طور پر ائمہ کے اقوال کا استعمال کیا ہے تاکہ راوی کے حالات کا تعین کیا جا سکے۔ ان کی کتاب میں راویوں کی تفصیل کے ساتھ وضاحت کی جاتی ہے، اور بعض اوقات سوانح عمریوں کے آخر میں ان کی منفی روایات کی مثالیں دی جاتی ہیں، جو راوی کے علمی معیار کو جانچنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

3. علمی حیثیت کا تعین

عقیلی کی یہ حکمت عملی نہ صرف راوی کی علمی حیثیت کو تعین کرنے میں اہمیت رکھتی ہے بلکہ یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ وہ کس طرح کسی راوی کو ضعیف یا ثقہ کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ اس کا مقصد اس علم کو محققین کے لیے مزید مستند اور قابل قبول بنانا ہے۔

4. علماء کی رائے

اہل سنت کے مشہور علماء جیسے ابن ناصر الدین اور ذہبی نے بھی اس کتاب کی تعریف کی ہے اور اسے ایک اہم علمی ذخیرہ تسلیم کیا ہے۔ عقیلی کی تصنیف کو محدثین میں "محدث الصقاء" (صحیح حدیث کے علم کا حامل) کے طور پر جانا جاتا ہے، جو ان کی علمی حیثیت کو مزید مستحکم کرتا ہے۔

---

(25) Al-‘Aqīlī, *al-Ḍu‘afā’*, 1:124.

5. **تنقیدات اور اختلافات**

تاہم، بعض علماء نے عقیلی پر تنقید بھی کی ہے، خاص طور پر ذہبی نے "میزان الاعتدال" میں ان پر کڑی تنقید کی ہے۔ ذہبی کا اعتراض یہ تھا کہ عقیلی نے بعض ایسے راویوں کو بھی ضعیفوں میں شامل کیا تھا جن کے بارے میں دیگر محدثین جیسے علی بن مدینی نے اختلاف کیا تھا۔ اس تنقید کا مقصد عقیلی کے علمی منہج کو سمجھنا اور اس کی کمزوریوں کو اجاگر کرنا تھا۔

6. **منہج اور راویوں کی اقسام**

اس کتاب میں عقیلی نے مختلف قسم کے راویوں کا ذکر کیا ہے، جیسے وہ راوی جو کمزور، مبتدہ، یا مجہول ہیں۔ ان راویوں کی روایات کی حقیقت کو جانچنے کے لیے عقیلی بعض اوقات ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال کا استعمال کرتے ہیں تاکہ راوی کی ثقاہت یا ضعیف ہونے کا فیصلہ کیا جا سکے۔

7. **ضعیف راویوں کا ذکر**

عقیلی کا منہج یہ ہے کہ ہر طرح کے ضعیف راویوں کا ذکر کیا جائے، چاہے وہ ضعف عدالت میں ہوں یا ضبط میں۔ ان راویوں میں سے بعض کو کذب اور وضع حدیث کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، جن کی روایات پر شبہات ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعے عقیلی جرح و تعدیل کے فن میں اپنے معیارات کو واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔(26)

کتاب "الضعفاء" ابو جعفر العقیلی کی جرح و تعدیل کے فن میں ایک اہم دستاویز ہے جس میں راویوں کی شناخت، ان کی روایات کی حقیقت، اور مختلف محدثین کے اقوال شامل ہیں۔ عقیلی کا منہج نہ صرف علمی سطح پر اہمیت رکھتا ہے بلکہ یہ کتاب جرح وتعدیل کی سائنس کو سمجھنے اور اس میں مزید تحقیق کرنے والوں کے لیے ایک قیمتی وسیلہ ثابت ہوتی ہے۔

کتاب الضعفاء: ابو جعفر العقیلی کی تصنیف پر ڈاکٹر سہیل حسن کا تجزیہ

ڈاکٹر سہیل حسن اپنی کتاب "**علم جرح وتعدیل** " میں **ابو جعفر العقیلی** کی تصنیف **الضعفاء** کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

1. **مقدمہ**: مصنف نے اپنی کتاب کے آغاز میں ایک مفصل مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں **مجروحین کی تجریح** کرنے کا جواب دیا ہے اور اس بارے میں اہل علم کے مختلف اقوال بھی نقل کیے ہیں۔ اس کے علاوہ، **راوی سے حدیث قبول کرنے کے ضوابط** بھی بیان کیے ہیں تاکہ قاری کو علم جرح وتعدیل کے اصولوں کی بہتر سمجھ حاصل ہو۔
2. **کتاب کا حجم**: یہ کتاب حجم کے لحاظ سے ایک ضخیم تصنیف ہے جس میں **2000 سے زائد راویوں** کے تراجم جمع کیے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض علماء اسے **الضعفاء الکبیر** کے نام سے بھی جانتے ہیں۔ دراصل، **الضعفاء الصغیر** کے نام کی کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔
3. **علمی مواد کا تقابل**: علمی مواد کے لحاظ سے، **کتاب الضعفاء کتاب الکامل** سے بہت زیادہ مختلف نہیں ہے۔ دونوں کتابوں میں راویوں کا ذکر، اہل علم کے اقوال، اسناد، اور راوی کی منکر روایات بیان کرنے میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ **عقیلی** راوی کا ضعف بیان کرنے کے لیے ایک یا دو احادیث اور اقوال ذکر کرتے ہیں، جب کہ **ابن عدی** کی کتاب میں زیادہ تفصیل ہوتی ہے، اس وجہ

(26) Al-ʻAqīlī, *al-Ḍuʻafāʼ*, 1:125.

سے **عقیلی کی کتاب** ابن عدی کی کتاب کے مقابلے میں **نصف حجم** میں ہے، باوجود اس کے کہ دونوں کتابوں میں تراجم کی تعداد یکساں ہے۔

4. **منہج : عقیلی کا منہج** یہ ہے کہ وہ ہر قسم کے ضعیف راویوں کا ذکر کرتے ہیں، چاہے ان کا ضعف **عدالت میں ہو یا ضبط میں**۔ ان میں وہ راوی بھی شامل ہیں جنہیں **کذب یا وضع حدیث** کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، وہ جن کی روایات پر وہم غالب ہو، جن کی بعض روایات پر **اعتراضات** ہوں، **مجہول** راوی، یا وہ راوی جو اپنی **منفرد روایات** بیان کرتے ہیں، اور وہ مبتدع راوی بھی جن کے افعال میں غلو اور **دعوت** کی طرف مائل ہوں، باوجود اس کے کہ ان کی روایات کو قبول کیا جا سکتا ہو۔
5. **ترجمہ** : ہر راوی کا **نام، والد کا نام، نصب اور نسبت** بیان کرنے کے بعد اس کے بارے میں اہل علم کے **قول یا اقوال** اور **مسند** نقل کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی راوی کی **منکر روایات** بھی ذکر کی جاتی ہیں تاکہ اس کی روایات کی صحت یا ضعف واضح ہو سکے۔
6. **ترتیب : تمام ناموں کو حروف معجم** (الفبائی ترتیب) میں مرتب کیا گیا ہے تاکہ کسی بھی راوی کا تذکرہ آسانی سے تلاش کیا جا سکے۔
7. **امام ذہبی کی تنقید** : امام ذہبی نے عقیلی کے **متشددانہ رویے** پر اعتراض کیا ہے، کیونکہ عقیلی نے **ابن المدینی، بخاری** اور **عبد الرزاق** جیسے معتبر اہل علم کو بھی اپنے راویوں میں شامل کر لیا ہے۔ امام ذہبی کے نزدیک یہ عمل ان نامور محدثین کے بارے میں **غلط** تاثر قائم کر سکتا ہے۔[27]

ڈاکٹر سہیل حسن کے مطابق، العقیلی کی **کتاب الضعفاء** ایک اہم اور ضخیم تصنیف ہے جس میں **ضعیف راویوں** کی تفصیل سے جانچ کی گئی ہے۔ عقیلی کا منہج **جرح و تعدیل** میں بڑی اہمیت رکھتا ہے، اور ان کی کتاب میں **راویوں کے ضعیف ہونے** کی تفصیل کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ان کی اس کتاب کے علمی مواد اور ترتیب نے اسے جرح و تعدیل کے میدان میں ایک جامع اور مستند ماخذ بنا دیا ہے، اگرچہ امام ذہبی نے عقیلی کے اس **متشددانہ رویے** پر اعتراض کیا تھا جس میں بعض بڑے محدثین کو بھی ضعیف راویوں میں شامل کیا گیا تھا۔

خلاصہ بحث

اس تحقیق میں الکامل فی الضعفاء لابن عدی اور الضعفاء للعقیلی کی کتابوں کا تحقیقی و منہجی تجزیہ کیا گیا ہے۔ دونوں کتابیں جرح و تعدیل کے فن میں اہم مقام رکھتی ہیں اور ان کے ذریعے محدثین نے راویوں کی ثقاہت اور ضعیفی کو جانچا ہے۔ ابن عدی کی کتاب میں راویوں کے بارے میں تفصیلی معلومات دی گئی ہیں اور ان کے طریقہ کار میں نسبتاً زیادہ وسعت پائی جاتی ہے۔ دوسری جانب العقیلی نے ضعیف راویوں کی نشاندہی کی ہے لیکن ان کا انداز نسبتاً مختصر اور جامع ہے۔ دونوں کتب میں جرح و تعدیل کے اصولوں کی وضاحت کی گئی ہے جو حدیث کی قبولیت یا رد کے لیے اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ تحقیق اس بات کو اجاگر کرتی ہے کہ ان دونوں کتابوں نے علمی دنیا میں کس طرح جرح و تعدیل کے معیار کو بلند کیا اور حدیث کے ذخیرے کی صحیح شناخت میں مدد فراہم کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[27] Hassan, Sohail. *Ilm-e-Jarḥ o Tadeel*. Lahore: Idārah Tḥiqīq o Tadrīs, 2025, 1: 123.

Bibliography / کتابیات

* Al-`Aqilī, Abū Ja‘far Muḥammad ibn ‘Amr ibn Mūsā. *al-Ḍu‘afā’* (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmīyah, 1404 AH).
* Al-Dhahabī, Shams al-Dīn Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad ibn ‘Uthmān ibn Qā’im. *Siyar A‘lām al-Nubalā’* (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmīyah, 1404 AH).
* Al-Dhahabī, Shams al-Dīn. *Mardōn Kī Tanqīd Mein I‘tidāl kā Tawāzun* (Dār al-Ma‘rifah: ed. 1, 2025).
* Al-Khalīlī, Abū ‘Alī Khālīl ibn ‘Abd Allāh ibn Aḥmad ibn Ibrāhīm ibn al-Khalīl al-Qazwīnī. *‘Ilm Ḥadīth Ke ‘Ilm Mein Rahnumā’ī* (al-Rushd Library: ed. 2, 2025).
* Al-Qaṭānī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Abī al-Fā’id Ja‘far ibn Idrīs al-Ḥasanī al-Ādrīsī. *Mu‘azzaz Sunnat Kī Mashhūr Kutub Bayān Ka Intihā’ī Paighām* (Dār al-Bashar al-Islāmīyah: ed. 1, 2025).
* Al-Sakhāwī, Shams al-Dīn Abū al-Khayr Muḥammad ibn ‘Abd al-Raḥmān ibn Muḥammad ibn Abī Bakr ibn ‘Uthmān ibn Muḥammad. *Sarzanash Ke A‘lān Ke Liye* (al-Risālah Idārah: ed. 1, 2025).
* Al-Samhūdī, Abū al-Qāsim Ḥamzah ibn Yūsuf ibn Ibrāhīm al-Sahmī al-Qurashī al-Jarjānī. *Tārīkh al-Jarjān* (‘Ālam al-Kutub: ed. 1, 2025).
* Al-Subkī, Taj al-Dīn ‘Abd al-Wahhāb ibn Taqī al-Dīn. *Ṭabaqāt al-Kubrā Shāfi‘ī* (Dār Ḥajar: ed. 3, 2025).
* Hājī Khalīfah, Muṣṭafā ibn ‘Abd Allāh. *Kitābōn Aur Funōn Ke Nāmoñ Ke Bāre Mein Shukūk Aur Shubhāt Kā Inkašāf* (al-Muthannā Library: ed. 2, 2025).
* Hassan, Sohail. *Ilm-e-Jarḥ o Tadeel* (Islamabad: Idārah Tḥiqīq o Tadrīs, 2025).
* Ibn ‘Adī, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn ‘Umar. *Kitāb al-Kāmil fī al-Ḍu‘afā’ al-Rijāl* (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmīyah, 1404 AH).
* Ibn ‘Asākir, Abū al-Qāsim ‘Alī ibn al-Ḥasan ibn Haybat Allāh. *Tārīkh Dimashq* (Damascus: Dār al-Fikr).
* Ibn Ḥibbān, Muḥammad ibn Ḥibbān, et al. *al-Majma‘ al-A‘lām* (Hyderabad, Dakkān: ‘Uthmānī Ansa’iklopīdyā, 1404 AH).
* Ibn Kathīr, Abū al-Fidā’ Ismā‘īl ibn ‘Umar ibn Kathīr. *Ibtidā’ā’ aur Intihā’* (Dimashq: al-Qurashī al-Baṣrī al-Dimashqī, 2025).
* Ibn Taymiyyah, Taqī al-Dīn Abū al-‘Abbās Aḥmad ibn ‘Abd al-Ḥalīm al-Ḥarrānī. *Ibn Taymiyyah Ke Kul Fatwāy* (King Fahd Complex: ed. 1, 2025).
* Ismā‘īl ibn Muḥammad Amīn ibn Mīr Salīm al-Bābānī al-Baghdādī. *Hadiyat al-‘Ārifīn Asmā’ al-Mu’allifīn wa-Āthār al-Muṣannifīn* (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmīyah, 2025).
* Zuhayr ‘Uthmān ‘Alī Nūr. *Ibn ‘Adī aur Is Kā Ḍarīqah Kār Kitāb al-Kāmil fī al-Ḍḍafā’ al-Rijāl* (Lahore: Idārah Tḥiqīq o Tadrīs, 2025).
* Zuhayr ‘Uthmān ‘Alī Nūr. *Ibn ‘Adī aur us kā Ḍarīqa kār Kitāb al-Kāmil fī al-Ḍḍafā’ al-Rijāl* (Damishq: Dār al-Kutub al-‘Ilmīya, 2019).